مرزا قادیانی کا حافظہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

ایک دن میں قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کر رہا تھا۔ مطالعہ کرتے کرتے میری نظر سے چند حوالے گزرے۔ حوالے کیا تھے' کفر و ارتداد کے زہر میں ڈوبے ہوئے بھالے تھے' جو آنکھوں کے رستے شعلہ بن کر دل پر گرے اور میرا پورا جسم جل کر رہ گیا۔ "نقل کفر کفر نہ باشد" کے مصداق میں وہ حوالے ملت اسلامیہ کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

رحمت عالم محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں لکھی گئی یہ گستاخانہ تحریریں پڑھ کر طبیعت جتنی بے چین ہو---- قلب جتنا مجروح ہو---- روح جتنی گھائل ہو---- اعصاب جتنے مضطرب ہوں---- ماتھے پر تشویش کی جتنی سلوٹیں ہوں' اتنا ہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گہرا تعلق ہوگا۔ اگر یہ غلیظ تحریریں پڑھ کر طبیعت پر کوئی اثر نہ ہو تو اپنے جسم میں اپنا ایمان تلاش کیجئے کہ کہیں اس جسم میں ایمان ہے بھی کہ نہیں---- کہیں ایسا نہ ہو کہ ایمان کبھی کا داغ مفارقت دے چکا ہو اور یہ جسم اس کا مقبرہ بن چکا ہو---- اور اس پر آپ نے اپنے لباس کی چادریں چڑھا رکھی ہوں۔ حوالے پڑھئے۔

○ **مرزا قادیانی کا وجود حضور پاکؐ کا وجود ہے:** "خدا نے آج سے بیس برس پہلے "براہین احمدیہ" میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے"۔ ("ایک غلطی کا ازالہ" ص ۱۰' مصنفہ مرزا قادیانی) (نعوذ باللہ)

○ **حضور پاکؐ کا مرزا قادیانی کی شکل میں قادیان میں آنا:** "تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تاکہ اپنے وعدے کو پورا کرے"۔ (نعوذ باللہ) ("کلمتہ الفصل" مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی' مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز' ص ۱۱۵' نمبر ۳' جلد ۱۴)

○ **حضور پاکؐ اور مرزا قادیانی میں کوئی فرق نہیں:** "اور جو شخص مجھ میں

اور مصطفیٰ میں کوئی تفریق پکڑتا ہے' اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے"۔ (نعوذ باللہ) ("خطبہ الہامیہ" ص ۱۷۱' مصنفہ مرزا قادیانی)

○ **مرزا قادیانی کو حضور پاکؐ نہ ماننا قرآن کی مخالفت ہے:** "اور جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی اکرم کی بعثت ثانی نہ جانا' اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا۔ کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا"۔ ("کلمتہ الفصل" مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی' مندرجہ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" قادیان' ص ۱۰۵' نمبر ۳' جلد ۱۴)

○ **مرزا قادیانی نام' کام اور مقام کے لحاظ سے عین محمدؐ ہے:** "مسیح موعود درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ میں اور آنحضرت صلعم میں باعتبار نام' کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغائرت نہیں"۔ (نعوذ باللہ) (اخبار "الفضل" قادیان' جلد ۳' نمبر ۷۶' مورخہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء)

○ **ہر شخص ترقی کر کے حضور پاکؐ سے بڑھ سکتا ہے:** "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے"۔ (نعوذ باللہ) (اخبار "الفضل" ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

○ **مرزا قادیانی کی حضور پاکؐ پر فضیلت (نعوذ باللہ):** "آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا"۔ (نعوذ باللہ) ("مرزا قادیانی کا الہام" مندرجہ "تذکرہ" ص ۳۴۶)

○ **مرزا قادیانی حضور پاکؐ سے زیادہ اکمل ہے (نعوذ باللہ):**

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار "بدر" قادیان' ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶' بحوالہ "قادیانی مذہب" ص ۳۳۶)

○ **مرزا قادیانی کی روحانیت حضور پاکؐ سے زیادہ تھی (نعوذ باللہ):**

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں (یعنی پہلی بعثت میں) اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ ایسی روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا' بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی"۔ (نعوذ باللہ) ("خطبہ الہامیہ" ص ۱۷۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

○ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء حضور پاکؐ سے زیادہ تھا (نعوذ باللہ):

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زیادہ تھا------ اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی۔ اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ان کا پورا ظہور ہوا"۔ (نعوذ باللہ) ("ریویو" مئی ۱۹۲۹ء' بحوالہ "قادیانی مذہب" ص ۲۶۶' اشاعت نہم' مطبوعہ لاہور)

یہ خوفناک اور روح فرسا تحریریں کیوں تیار کی گئیں؟
کفر کو ان کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

○۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جگہ لایا جائے۔ (نعوذ باللہ)

○۔ مرزا قادیانی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک ترقی یافتہ صورت قرار دیا جائے۔ (نعوذ باللہ)

○۔ محمدیؐ نبوت ختم کر کے امت مسلمہ کے سامنے قادیانی نبوت لائی جائے۔ (نعوذ باللہ)

○۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فارغ کر کے مرزا قادیانی کو تخت نبوت پر بٹھایا جائے۔ (نعوذ باللہ)

○۔ ہر شخص کو یہ شہ دی جائے کہ محنت و جدوجہد کر کے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ اس کے دل سے عظمت نبوت محمدیؐ ختم

کی جائے اور اس اصول کے حوالہ سے مرزا قادیانی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل قرار دیا جائے۔ (نعوذ باللہ)

میرے مسلمان بھائیو! بات چل نکلی ہے مرزا قادیانی کے ذہنی ارتقاء کی------ مرزا قادیانی کے دماغ کی----- مرزا قادیانی کی ذہنی استعداد کی------!!!

اس نشست میں ہم مرزا قادیانی کے دماغ پر بحث کریں گے' جس کے بارے میں قادیانیوں کو خبط ہے کہ (نعوذ باللہ) اس کا ذہنی ارتقاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہے۔

مرزا قادیانی کا دماغ کیا تھا؟ اس کا ذہن کیا تھا؟ اس کی علمی حیثیت کیا تھی؟ اس کی فکری صلاحیت کیا تھی؟

اس سے پہلے کہ میں آپ کے سامنے مرزا قادیانی کے دماغ کا پوسٹ مارٹم کروں---- اس کے دماغ کے اجزاء کی ساخت سے آپ کو آشنا کروں----- اس کی ذہنی قوتوں سے آپ کو روشناس کراؤں---- اس کے حافظہ سے آپ کو آگاہ کروں---- میں انتہائی اختصار کے ساتھ امت محمدیہؐ کے چند افراد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے غلاموں کے غلام ہیں' ان کے ذہنی ارتقاء' دماغی استعداد اور قوت حافظہ سے آپ کو متعارف کرانا چاہتا ہوں تاکہ اس طریقہ سے آپ مرزا قادیانی کے دماغ کو بہتر طریقہ سے سمجھ سکیں۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

○ ۔ "متبنی شاعر کے متعلق مورخین نے لکھا ہے کہ وہ شاہی دربار میں برجستہ اور ارتجالاً بغیر کسی تیاری کے سو سو اشعار کے قصیدے سنا دیا کرتا اور فرمائش کرنے پر پھر اس کو دہرا دیتا تھا"۔ ("اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے" ص ۸۳' از مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی)

○ ۔ ابوالمنذر ہشام بن محمد السائب الکلبی المتوفی ۲۰۴ھ فرماتے ہیں کہ میرے چچا ہمیشہ مجھے قرآن مجید یاد نہ کرنے پر لعنت ملامت کیا کرتے تھے۔ ایک دن مجھے بڑی غیرت آئی۔ میں ایک گھر میں بیٹھ گیا اور قسم کھائی کہ جب تک کلام باری حفظ نہ کر لوں گا' اس گھر سے باہر نہ نکلوں گا۔ چنانچہ میں نے پورے تین دن میں قرآن کریم کو حفظ کر کے اپنی

قسم پوری کرلی"۔ ("وفیات الاعیان لابن خلکان" ج ۵' ص ۱۳۱)

○۔ "جمہرۃ ابن درید لغت عربی میں بڑی مبسوط کتاب ہے۔ جس کو چار جلدوں میں "دائرۃ المعارف" حیدر آباد نے شائع کیا ہے۔ ایک شخص ابن عمینین کو لغت کی یہ ساری جلدیں حفظ تھیں"۔ ("وفیات" ج ۴' ص ۲۶)

○۔ علامہ ابوبکر ابن الانباریؒ کے متعلق علامہ ابوعلی قالی کا بیان ہے کہ انہیں تین لاکھ اشعار' عرب کے جو سب کے سب قرآن مجید کے الفاظ کے شواہد ہیں' ازبر تھے۔ اور سنیئے: فرماتے ہیں کہ "مجھے تیرہ صندوق کتابیں یاد ہیں اور قرآن مجید کی ایک سو بیس تفسیریں مع سندوں کے یاد ہیں"۔ ("وفیات الاعیان" ج ۳' ص ۴۶۴' "الاحمد فی تراجم اصحاب احمد" ج ۲' ص ۱۹)

○۔ "علامہ صرصری یحیٰی بن یوسف بن یحیٰی الصرصری متوی ۶۵۶ھ بغداد کے رہنے والے تھے۔ سرور عالم' فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدح میں بلا مبالغہ اتنے قصائد تحریر فرمائے ہیں کہ ان کا مجموعہ بیس جلدوں تک پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ اشعار عرب اور ادب کے ماہرین میں ان کی ذات منتہا مانی جاتی تھی۔ قصائد مدحیہ کیوجہ سے حسان وقت شمار کئے جاتے تھے۔ سب سے عجب بات یہ ہے کہ صحاح فی اللغۃ جوہری کو بتمام و کمال حفظ کیا تھا"۔ ("شذرات الذہب" ج ۵' ص ۲۸۶)

صحاح لغت کی بہت بڑی مشہور اور قدیم کتاب ہے۔

○۔ "علامہ میر عبدالجلیل بلرامی رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۱۳۸ھ کے حافظہ کا یہ عالم تھا کہ انہیں لغت کی مشہور اور ضخیم کتاب "قاموس" اول تا آخر ازبر تھی"۔ ("مآثر الکرام" ج ۲' ص ۲۵۴)

○۔ علامہ محمد بن یوسف بدرالدین الجھنی مغربی مراکش متوفی ۱۱۳۵ھ کے متعلق علامہ زرکلی صاحب الاعلام فرماتے ہیں: "بخاری شریف اور مسلم شریف کو مع احادیث کے سندوں کے ساتھ حفظ فرمایا بلکہ بیس ہزار بیت مختلف علوم و فنون کے بھی ازبر تھے"۔ ("الاعلام" ص ۳۳)

○۔ مشہور مورخ الشیخ قطب الیومنیؒ اپنے والد بزرگوار الامام العلامہ شیخ الاسلام

محمد بن ابی الحسین یونینی المتوفی ۶۵۸ھ کے متعلق فرماتے ہیں: "میرے والد نے کتاب الجمع بین الصحیحین (یعنی وہ کتاب جس میں بخاری و مسلم کی حدیثیں یکجا کی گئی ہوں) اور مسند امام احمد بن حنبلؒ کا بڑا حصہ زبانی یاد فرما لیا تھا۔ مسلم شریف کو صرف چار ماہ میں یاد فرما لیا تھا اور سورۂ انعام ایک دن میں اور حریری کے تین مقامات کو چند گھنٹوں میں ازبر کر لیا تھا"۔ ("شذرات الذہب" ج ۵' ص ۲۹۴)

○۔ علامہ شیخ عبدالوہاب حنفی برہان پوریؒ کے متعلق ان کے شاگرد رشید شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ "قاموس" کے حافظ تھے۔ ان کے حافظہ کے بارے میں لکھا ہے کہ جو شاگرد جس ملک کا ہوتا' اس کو اسی کی زبان میں سبق سمجھاتے"۔ ("اسلاف کے حیرت انگیز واقعات" ص ۹۶' حکیم محمد یوسف ہاشمی)

○۔ "شیخ عزیز الدین بن جماعۃ الشافعی متوفی ۸۱۹ھ نے قرآن مجید کو ایک ماہ میں حفظ کر لیا"۔ ("شذرات الذہب" ج ۲' ص ۱۳۹)

○۔ "ہندوستان کے درویش صفت بادشاہ حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ بارہ ہزار احادیث کے حافظ تھے"۔ ("وعظ ضرورت العلماء" ص ۲۹۰' از مولانا تھانویؒ)

○۔ حضرت مولانا فرخ شاہ سرہندیؒ کے حافظہ کے متعلق مولانا محسن بن یحیٰی ترہتی' الیانع الجنی میں تحریر فرماتے ہیں:

"ستر ہزار احادیث کو مع اس کے اسناد کے نیز مع راویوں کے جرح و تعدیل کے یاد کیا تھا اور احکام فقہ میں درجہ اجتہاد حاصل ہو گیا تھا"۔ ("نزہۃ الخواطر" ص ۲۲۲' ج ۲)

○۔ "حضرت مولانا سید احمد شہید تیس ہزار حدیثوں کے حافظ تھے"۔ ("ذخیرہ کرامت" حصہ دوم' ص ۱۹۴)

○۔ "فخر المحدثین حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ کا حافظہ اتنا قوی تھا کہ آپ جس کتاب کو ایک دفعہ پڑھ لیتے' بیس سال تک یاد رہتی"۔ ("اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے" ص ۱۴۴' مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی)

○۔ "حضرت الشیخ عبدالغنی الحافظ مقدسی ۶۰۰ھ کے حافظہ کے متعلق آتا ہے کہ

ایک شخص نے شیخ کے روبرو ذکر کیا کہ ایک آدمی نے قسم کھائی ہے کہ اگر حافظ عبدالغنی مقدسی ایک لاکھ حدیثوں کے حافظ نہ ہوں تو میری بیوی کو طلاق۔ شیخؒ نے سن کر فرمایا کہ اگر اس سے زیادہ کے بارے میں قسم کھاتا تو حانث نہ ہوتا"۔ ("ذہبی" جلد ۴' ص ۱۳۷۵)

○ ۔ "حضرت شیخ احمد فیاضؒ بہت بڑے عالم تھے۔ بڑھاپے میں بستر علالت پر پڑے تھے کہ انہیں حفظ قرآن کا شوق اٹھا اور بیماری کی حالت میں بستر پر پڑے پڑے ایک سال میں قرآن مجید حفظ کر لیا"۔ ("اسلاف کے حیرت انگیز واقعات" ص ۲۰۳' مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی)

○ ۔ "حضرت مولانا فضل حق خیر آبادیؒ نے صرف چار ماہ میں قرآن مجید حفظ فرما لیا"۔ ("اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے" ص ۲۰۵' مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی)

○ ۔ "حضرت روح اللہ لاہوریؒ (۲۴۴ھ) جب مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو ماہ رمضان المبارک کے بیس دنوں میں پورا قرآن مجید حفظ کر لیا"۔ ("اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے" ص ۲۰۶' حکیم مولانا محمد یوسف ہاشمی)

○ ۔ "حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ جب حج کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو سمندر میں جہاز پر رمضان شریف کا چاند دیکھا گیا۔ رفقاء کی خواہش ہوئی کہ تراویح پڑھی جائے مگر اتفاق سے کوئی بھی حافظ قرآن نہ تھا۔ خود مولانا بھی حافظ نہ تھے مگر لوگوں کے اصرار پر ایک پارہ روزانہ حفظ فرماتے اور رات کو تراویح میں سنا دیا کرتے تھے۔ اس طرح پورا قرآن یاد کر کے سنا دیا"۔ ("سوانح قاسمی" مرتبہ مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ)

○ ۔ "علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے حافظہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کو دو لاکھ احادیث یاد تھیں"۔ ("اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے" ص ۲۲۶' مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی)

○ ۔ "مولانا سید احمد شہید جب حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے' دوران سفر مولانا سید احمد شہیدؒ کی ملاقات ایک عالم سید محمدؒ نامی سے ہوئی جن کو صحیح معہ اس کی شرح

قسطلانی کے حفظ تھی"۔ (سیرت سید احمد شہید' ص ۲۳۲' از مولانا غلام رسول مہر)

○۔ "علامہ ابن الانباریؒ" کے حافظہ کا یہ عالم تھا کہ انہیں الفاظ قرآن کے استشہار میں عرب کے تین لاکھ اشعار حفظ تھے۔ ایک سو بیس تفاسیر سندوں کے ساتھ یاد کی تھیں۔ علامہ سیوطی نے .بغیۃ الوعاۃ میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک دن بیمار ہوئے تو ان کے والد بڑے پریشان ہوئے۔ لوگوں نے تسلی دینا چاہی کتابوں سے بھری ہوئی الماری کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے میں اس بیٹے کی بیماری پر پریشان کیوں نہ ہوں۔ جس کو یہ سب کتابیں حفظ ہیں۔ ("متاع وقت اور کاروان علم" ص ۱۵۴' ابن الحسن عباسی)

○۔ "حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ" نے صرف ستائیس دنوں میں قرآن پاک حفظ کیا۔ ("متاع وقت اور کاروان علم" ص ۲۴۷' از ابن الحسن عباسی)

○۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ ملک معظم عیسیٰ سلطان شام ابن الملک العادل الایوبی فقیہ فقہ حنفی متوفی ۶۲۴ھ نے فقہائے احناف کو یہ حکم دیا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کو ترتیب دیں اور یہ ترتیب اس طرح ہو کہ اس میں صاحبین کے اقوال نہ ہوں۔ فقہاء نے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی اور ایسے تمام مسائل کو ایک کتاب میں تحریر کر دیا جو دس جلدوں میں مکمل ہوئی۔

اس کتاب کا نام "تذکرہ فی الفروع علیٰ مذہب ابی حنیفہ" تجویز کیا۔ بادشاہ نے وہ کتاب بہت پسند کی اور سفر و حضر میں ہمہ وقت اپنے پاس رکھتا اور برابر اس کا مطالعہ کیا کرتا اور ہر جلد کے اوپر یہ لکھ دیا کرتا تھا کہ عیسیٰ نے اس کو زبانی یاد کیا ہے۔ لوگوں کو بہت تعجب ہوا کہ یہ کیونکر ممکن ہے۔

لوگوں نے پوچھا کہ آپ امور مملکت میں منہمک رہتے ہیں تو کس طرح یاد کرلی یہ کتاب؟

بادشاہ نے کہا' الفاظ کا کیا اعتبار؟ آؤ بسم اللہ کرو اور اس کے تمام مسائل مجھ سے پوچھ لو۔ اس سے بادشاہ کے حفظ کامل کا پتہ چلتا ہے۔ (کشف الظنون' ج ۱' ص ۳۱۳ بحوالہ "اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے" ص ۲۸۰' حکیم محمد یوسف ہاشمی)

○۔ "ابراہیم ابن سعید فرماتے ہیں کہ خلیفہ مامون کے دربار میں چار سال کا ایک بچہ لایا گیا جس نے قرآن مجید پڑھ لیا تھا۔ مسائل شرعی سے بھی واقف تھا مگر جب بھوکا ہوتا تو بچوں کی طرح رونے لگتا۔ یعنی بچوں کا خاصہ موجود تھا۔

○۔ قاضی ابو عبداللہ بن محمد اصبہانی نے فرمایا کہ میں نے پانچ سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا۔ جب چار سال کا تھا تو سماعت حدیث کے لئے ابوبکر بن المقری کے پاس لے جایا گیا۔ تو بعض لوگوں نے فرمایا کہ سورۂ کافرون سناؤ تو میں نے سنا دی۔ پھر سورۂ کوثر سنانے کی فرمائش کی تو اس کو بھی سنا دیا۔

حاضرین میں سے کسی نے سورۂ مرسلات پڑھنے کی فرمائش کی۔ میں نے فرفر سنا دی اور کہیں بھی غلطی نہیں کی۔ محدث ابن المقری نے فرمایا کہ ان سے حدیث سننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ ("مقدمہ ابن صلاح" ص ۴۴' بحوالہ "اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے" ص ۲۰۲' حکیم محمد یوسف ہاشمی)

○۔ حافظ رحمت اللہ الہ آبادی کے حافظہ کے متعلق حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے:

"قاضی وصی الدین صاحب کانپور میں قرق امین تھے اور نہایت ثقہ اور متمدو معتبر آدمی تھے۔ گو جنید بغدادی نہ ہوں لیکن تاہم ایک ثقہ اور معزز آدمی تھے اور جو لوگ معزز ہوتے ہیں وہ عادتاً جھوٹ نہیں بولتے ہیں"۔

وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ حافظ صاحب کانپور تشریف لائے اور میں نے درخواست کی کہ آپ کا حافظہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ کوئی کتاب لا کر طویل عبارت کی میرے سامنے پڑھ دو۔

وہ کہتے ہیں کہ میں کتب خانہ میں سے "افق المبین" نکال لایا جو بہت باریک لکھی ہوئی تھی اور بڑی تقطیع پر تھی اور اس کے دو صفحے ان کے سامنے پڑھے۔ انہوں نے بعینہٖ تمام عبارت سنا دی۔ (مجموعہ' ص ۳۱' طبع ملتانی' بحوالہ "اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے' حکیم محمد یوسف ہاشمی)

○۔ امام بخاری کا اس غضب کا حافظہ تھا کہ استادوں کے ساتھ محض حدیث سن

کر یاد کر لیا کرتے جب کہ دوسرے ہم سن بغیر لکھے ہوئے یاد نہ رکھ سکتے تھے۔ ایک نوعمر بچہ کا یہ فعل ہم عصروں کے لئے تعجب کا باعث ہوا۔ آخرکار لوگوں سے نہ رہا گیا اور چھیڑ دیا۔ میاں بچے لکھتے نہیں تو پھر کس طرح یاد کرو گے۔ امام نے فرمایا تم کئی بار ٹوک چکے ہو۔ لاؤ اپنا لکھا ہوا ذخیرہ۔ لایا گیا جو پندرہ ہزار حدیثوں پر مشتمل تھا۔ آپ نے سب کا سب فرفر سنا دیا۔ اس کے بعد فرمایا میں یونہی اپنا وقت ضائع نہیں کر رہا ہوں۔

اسی وقت لوگوں نے فیصلہ کر لیا کہ اس شخص سے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ("تذکرہ" ص ۲۵۶)

○ ۔ بچپن ہی کا قصہ ہے کہ سلیم ابن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں محمد ابن سلام بیکندی کے پاس پہنچا تو فرمانے لگے کہ کچھ پہلے آئے ہوتے تو ایک بچے سے ملاقات ہو جاتی۔ ستر ہزار احادیث کا حافظ ہے۔ مجھے بڑا تعجب معلوم ہوا اور میں ان کی تلاش میں نکلا۔ چنانچہ ملاقات ہو گئی۔

میں نے پوچھا تم ستر ہزار احادیث کے حافظ ہو؟ فرمانے لگے جی ہاں! بلکہ اس سے بھی زیادہ کا حافظ ہوں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ راویان حدیث صحابہ و تابعین کے سن پیدائش و وفات و جائے سکونت بھی بتا سکتا ہوں۔ ("طبقات الشافعیۃ الکبریٰ" ج ۲، ص ۵)

○ ۔ آپ کی بے مثل و بے نظیر قوت حافظہ کا مظاہرہ بھی کئی بار ہوا۔ ایک بار آپ بغداد تشریف لے گئے۔ وہاں علماء و محدثین کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص لاکھوں احادیث کے حافظ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو آپس میں ایک مجلس منعقد کرنے کی تجویز ہوئی، جس میں امام بخاریؒ کا امتحان لینا طے ہوا۔ دس آدمی منتخب ہوئے اور دس دس حدیثیں سند اور متن میں گڑبڑ کرنے کی تجویز ہوئی۔ چنانچہ مجلس امتحانی منعقد ہوئی اور امام کے سامنے پہلے ایک شخص نے ایک حدیث کا حلیہ بری طرح بگاڑ کر پیش کیا۔ امام نے فرمایا **لا اعرفہ** یعنی یہ حدیث اس طرح مجھے نہیں پہنچی۔ اسی طرح دسوں حدیثیں پڑھ دی گئیں اور ہر حدیث کے بعد امام اپنا جملہ **لا اعرفہ** دہراتے رہے۔ پھر دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور اسی طرح دس حدیثیں بگاڑ کر پڑھیں۔ یہاں تک کہ دس آدمیوں نے

سو حدیثیں پڑھیں اور امام ہر حدیث سننے کے بعد وہی جملہ دہراتے رہے۔ پھر آپ گویا ہوئے اور پہلے آدمی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ نے پہلی حدیث اس طرح پڑھی تھی حالانکہ وہ اس طرح ہے۔ اس کو مفصل بیان فرمایا۔ پھر دوسری اور تیسری' چوتھی وغیرہ پر تبصرہ فرمایا۔ یہاں تک کہ پوری سو احادیث کو بالترتیب درست طریقہ پر سنا دیا۔ حاضرین مجلس ان کے استحضار ذہن' ذکاوت اور قوت حافظہ کے معترف ہو گئے۔ ("ا لہدی الساری" مقدمہ "فتح الباری" ج ٦' ص ٢٠٠)

○۔ کمال محمد بن حمدویہ سے خود فرمانے لگے کہ مجھے ایک لاکھ احادیث صحیحہ و دو لاکھ احادیث غیر صحیحہ حفظ ہیں۔ ("ا لہدی الساری")

○۔ "مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کے حافظہ کی یہ کیفیت تھی کہ انہوں نے صرف ایک ماہ میں قرآن پاک حفظ کیا"۔ (روزنامہ "نوائے وقت" ١٨ر جولائی ١٩٩٥ء)

لیجئے اب قادیانی نبی مرزا قادیانی کی ذہنی استعداد اور قوت حافظہ ملاحظہ فرمایئے۔

گرگابی: "ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لیے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لیے نشان لگا دیے تھے مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ٦٧' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

جب ذہن الٹا سیدھا ہو تو پھر الٹے سیدھے کی پہچان کیسے ہو؟ (مولف)

جوتی کی دوات: "ایک مرتبہ فرمانے لگے میرے لیے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں۔ میری سمجھ میں اس کا دایاں بایاں نہیں آتا۔ آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لیے بنا لیا"۔ (الحکم' ١٤ دسمبر ١٩٣٤ء ص ٥' کالم نمبر ٢)

قادیانیو! اسے پڑھ کر بھی مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہو۔ خدا کو کیا جواب دو گے؟

(مولف)

چابی: "شیخ صاحب نے عرض کیا حضور گھڑی تو اچھی چلتی ہے۔ آپ نے ایک رومال کو فرش پر رکھ کر اور ایک دو گانٹھیں کھول کر اس میں سے گھڑی نکالی۔ معلوم ہوا کہ بند ہے۔ چابی دی گئی۔ وقت درست کیا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے آہستہ سے کہا اب جس دن پھر آؤ گے' چابی دے دینا"۔ (یاد ایام' از قاضی محمد ظہور الدین قادیانی' مندرجہ اخبار الحکم قادیانی)

کسے؟ گھڑی کو یا مرزا قادیانی کو؟ (مولف)

لٹکتی جرابیں: "زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر نیچے چڑھا لیتے۔ مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتیں۔ کبھی تو سر آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آ جاتی۔ کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

قادیانیو! اسے پڑھ کر ہی توبہ کر لو۔ (مولف)

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مسجد مبارک میں نماز ظہر یا عصر شروع ہو چکی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درمیان میں سے نماز توڑ کر کھڑکی کے راستہ گھر میں تشریف لے گئے اور پھر وضو کر کے نماز میں آ ملے اور جو حصہ نماز کا رہ گیا تھا' وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کیا۔ یہ معلوم نہیں کہ حضور بھول کر بے وضو آ گئے تھے' یا رفع حاجت کے لئے گئے تھے"۔ ("سیرت المہدی" حصہ سوم' ص ۲۶۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

بے وضو آ گیا ہو گا یا بیگم نے آواز دی ہو گی۔ کیونکہ مسٹر قادیانی بیگم سے بہت ڈرتا تھا۔ (مولف)

جیب کی اینٹ: "آپ کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ (روڑا) ڈال دی۔ آپ جب لیٹتے تو وہ چبھتی۔ کئی دنوں تک ایسا رہا۔ ایک دن آپ ایک خادم کو کہنے لگے کہ میری طبیعت خراب ہے اور پسلی میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا اور آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس کا ہاتھ اینٹ پر جا لگا۔ جیب سے اینٹ نکال لی۔ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ چند روز ہوئے

محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں۔ میں اس سے کھیلوں گا"۔ ("حضرت مسیح کے مختصر حالات" ملحقہ "براہین احمدیہ" طبع چہارم' ص ۱۴)

مرزائیو! اسے پڑھو اور توبہ کرلو۔ ابھی وقت ہے' ابھی مہلت ہے۔ (ناقل)

تیل: "ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں آپ کی لڑکی عصمت ہی صرف ایسی تھی جو قادیان سے باہر پیدا ہوئی اور باہر ہی فوت ہوئی۔ اس کی پیدائش انبالہ چھاؤنی کی تھی اور فوت وہ لدھیانہ میں ہوئی۔ اسے ہیضہ ہوا تھا۔ اس لڑکی کو شربت پینے کی عادت پڑ گئی تھی۔ یعنی وہ شربت کو پسند کرتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے لئے شربت کی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ رات کو وہ اٹھتی تو کہتی ابا شربت پینا ہے۔ آپ فوراً اٹھ کر شربت بنا کر اسے پلا دیا کرتے تھے۔ ایک روز لدھیانہ میں اس نے اسی طرح رات کو اٹھ کر شربت مانگا۔ حضرت صاحب نے اسے شربت کی جگہ چنبیلی کا تیل پلا دیا' جس کی بوتل اتفاقاً شربت کی بوتل کے پاس ہی پڑی ہوئی تھی"۔ ("سیرت المہدی" حصہ سوم' ص ۵۹' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

ہر قادیانی کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ (مولف)

جوتے کی تلاش: "ایک مرتبہ آپ کا جوتا عجیب طرز سے گم ہوا جو ایک لطیفہ سے کم نہیں۔ دراصل آپ کے استغراق الی اللہ کی ایک مثال ہے۔ سردی کا موسم تھا۔ آپ نے چمڑے کے موزے پہنے ہوئے تھے۔ رات کو سونے لگے تو پاؤں سے جوتا نکالا۔ ایک جوتا تو نکل گیا' دوسرا پاؤں ہی میں رہا اور اس جوتے سمیت ہی تھوڑا بہت حصہ رات کا جو سوتے تھے' سوئے رہے۔ اٹھے تو جوتے کی تلاش۔ ادھر ادھر دیکھا تو پتہ نہیں چلتا۔ ایک پاؤں موجود تھا اور یہ خیال بھی نہ آیا کہ پاؤں میں رہ گیا ہوگا۔ خادم نے کہا شاید کتا لے گیا ہوگا۔ اس خیال سے وہ ادھر ادھر دیکھنے بھالنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد جو اتفاقاً پاؤں پر ہاتھ لگا تو معلوم ہوا کہ اوہو! وہ تو پاؤں میں ہی پھنسا ہوا ہے اور ہم خیال کرتے رہے کہ صرف جراب ہی ہے۔ خیر خادم کو آواز دی "جوتا مل گیا' پاؤں ہی میں رہ گیا تھا"۔ ("حیات النبی" جلد ۱-۲' ص ۱۹۱' مصنفہ شیخ یعقوب علی تراب)

وہی جوتا سر پر برسایا جاتا تو شاید دماغی خلل درست ہو جاتا۔ (مولف)

○ راکھ: "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا نہیں یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے کھا لو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا"۔ (سیرت المہدی' ص ۲۴۵' حصہ اول' مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

اور جو اسے نبی مانتے ہیں وہ بھی سر پہ راکھ ڈال کر بیٹھے ہوئے ہیں (مولف)

○ دایاں بایاں: .... "بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گرگابی (جوتا) ہدیتہ لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتا پہنتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھانا کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۵۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

افیم کے کرشمے (مولف)

○ جوتا: ......"ایک مرتبہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیاں سے چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گزرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا۔ مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہ ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جا کر یاد نہیں کرایا گیا۔" (حیات النبی' جلد اول' ص ۵۸' مولفہ یعقوب علی قادیانی)

جوتا بھی ہنستا ہو گا (مولف)

○ لیٹرین کا قیدی: ...... "بائیں طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو پاخانہ کے لیے

استعمال ہوتا تھا۔ مگر پاخانہ کے واسطے کوٹھے کے اوپر اور جگہیں بھی تھیں۔ پس اس نیچے والے کمرے کو حضور نے صاف کرایا اور اسے خوب دھویا گیا اور اس میں فرش کیا گیا دوپہر کے وقت دو یا تین گھنٹے کے قریب حضور بالکل علیحدہ اندر سے کنڈی لگا کر اس میں بیٹھے رہتے تھے"۔ (ذکر حبیب ص ۳۴ از مفتی محمد صادق قادیانی)

کیا کوئی صحیح الدماغ انسان ایسی حرکتیں کرتا ہے؟ لیٹرین سے زندگی بھر بڑی محبت رہی۔ اسی لیے زندگی کا آخری سانس بھی لیٹرین میں لینا پسند کیا۔ (مولف)

○ **افیم:** ...... "حضرت مسیح موعود علیہ سلام نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً" فوقتاً" مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے"۔ (مضمون میاں محمود احمد۔ اخبار الفضل جلد ۱۷ نمبر ۴ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

"افیم کا صدقہ جاریہ" (مولف)

○ **روٹی کا قتل:** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جب کھانا کھایا کرتے تھے تو بمشکل ایک پھلکا آپ کھاتے۔ اور جب آپ اٹھتے تو روٹی کے ٹکڑوں کا بہت سا چورہ آپ کے سامنے سے نکلتا۔ آپ کی عادت تھی کہ روٹی توڑتے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دسترخوان پر رکھے رہتے معلوم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایسا کیوں کرتے تھے مگر کئی دوست کہا کرتے کہ حضرت صاحب یہ تلاش کرتے ہیں کہ ان روٹی کے ٹکڑوں میں سے کون سا تسبیح کرنے والا ہے اور کون سا نہیں۔ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان' جلد ۲۲' نمبر ۱۰۵' مورخہ ۳ مارچ ۱۹۳۵ء)

مرزا قادیانی خود کو مرغا سمجھ کر اپنے لیے بورے کرتا جاتا ہوگا (مولف)

○ **گم سم:** قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ

حضرت ۸۶۷ احمد علیہ السلام جب مقدمہ گورداسپور کے ایام میں عدالت کے انتظار میں لب سڑک گورداسپور میں گھنٹوں تشریف فرما رہتے تو بسا اوقات لوگ خیال کرتے کہ آپ ان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مگر آپ اکثر کسی اور خیال میں مستغرق ہوتے تھے۔ اور بعض اوقات مجلس میں بیٹھے ہوئے بھی مجلس سے جدا ہوتے تھے۔ (سیرت المہدی' حصہ سوم' ص ۲۵۳' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

مقدمہ میں جھوٹا جو تھا اور سزا کے خوف سے یہ حالت بنی ہوگی (مولف)

○ **نکاح کرا دیا:** ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے بڑے لڑکے میاں عبدالحی مرحوم کا نکاح بہت چھوٹی عمر میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے پیر منظور محمد صاحب کی چھوٹی لڑکی (حامدہ بیگم) کے ساتھ کرا دیا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں۔ اس پر علماء جماعت کی معرفت اس مسئلہ کی چھان بین ہوئی کہ رضاعت سے کس قدر دودھ پینا مراد ہے۔ اور کیا موجودہ صورت میں رضاعت ہوئی بھی ہے یا نہیں۔ آخر تحقیقات کر کے اور مسئلہ پر غور کر کے یہ فیصلہ ہوا کہ واقعی یہ ہر دو رضاعی بہن بھائی ہیں۔ اور نکاح فسخ ہو گیا۔ (سیرت المہدی' حصہ سوم' ص ۶۳' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

پتہ تو ہوگا۔ لیکن دونوں طرف سے کمیشن بھی تو لینا تھی۔ یاد رہے مرزا قادیانی رشتے ناطے کروانے کا بھی کام کرتا تھا (مولف)

○ **ہائے ہائے:** آپ کو اس بات کا بہت کم علم ہوتا تھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب یا کوئی اور بزرگ مجلس میں کہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ جس بزرگ کی ضرورت ہوتی۔ خصوصاً جب حضرت مولوی نورالدین صاحب کی ضرورت ہوتی تو آپ فرمایا کرتے مولوی صاحب کو بلاؤ۔ حالانکہ اکثر وہ پاس ہی ہوتے تھے۔ (سیرت المہدی' حصہ سوم' ص ۵۶' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اور کبھی کہتا ہوگا۔ مجھ کو بلاؤ۔ میں کہاں ہوں؟ (مولف)

○ **سفید بورا اور کونین:** بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت

صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا۔ تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا۔ میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے یاد آیا کہ ایک دفعہ گھر میں میٹھی روٹیاں پکیں کیونکہ حضرت صاحب کو میٹھی روٹی پسند تھی۔ جب حضرت صاحب کھانے لگے تو آپ نے اس کا ذائقہ بدلا ہوا پایا۔ مگر آپ نے اس کا خیال نہ کیا کچھ اور کھانے پر حضرت صاحب نے کڑواہٹ محسوس کی۔ اور والدہ صاحبہ سے پوچھا۔ کہ یہ کیا بات ہے کہ روٹی کڑوی معلوم ہوتی ہے؟ والدہ صاحبہ نے پکانے والی سے پوچھا اس نے کہا میں نے تو میٹھا ڈالا تھا۔ والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ کہاں سے لے کر ڈالا تھا؟ وہ برتن لاؤ۔ وہ عورت ایک ٹین کا ڈبہ اٹھا لائی دیکھا تو معلوم ہوا کہ کونین کا ڈبہ تھا۔ اور اس عورت نے جہالت سے بجائے میٹھے کے روٹیوں میں کونین ڈال دی۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۲۴۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کہ دماغی طور پر سارا گھر ہی معذور تھا (مولف)

○ **پاگلوں کا جوڑا:** بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت صاحب کے ایک حقیقی ماموں تھے۔ (جن کا نام مرزا جمعیت بیگ تھا) ان کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئے اور ان کے دماغ میں کچھ خلل آگیا تھا۔ لڑکے کا نام مرزا علی شیر تھا۔ اور لڑکی کا حرمت بی بی۔ لڑکی حضرت صاحب کے نکاح میں آئی۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۲۵۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

دو پاگلوں کا ملاپ (مولف)

○ **ٹیڑھی نب' اوپلے کی دوات اور گنگناہٹ:** خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر کا کام آخری زمانہ میں ٹیڑھے نب سے کیا کرتے تھے اور بغیر خطوط کا سفید کاغذ استعمال فرماتے تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ کاغذ لے کر اس کی دو جانب شکن ڈال لیتے تھے۔ تاکہ دونوں طرف سفید حاشیہ رہے اور آپ کالی روشنائی

سے بھی لکھ لیتے تھے۔ اور بلیو بلیک سے بھی اور مٹی کا اپلہ سا بنوا کر اپنی دوات اس میں نصب کروا لیتے تھے تاکہ گرنے کا خطرہ نہ رہے۔ آپ بالعموم لکھتے ہوئے ٹہلتے بھی جاتے تھے یعنی ٹہلتے بھی جاتے تھے اور لکھتے بھی۔ اور دوات ایک جگہ رکھ دیتے تھے۔ جب اس کے پاس سے گزرتے۔ نب کو تر کر لیتے۔ اور لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی تحریر کو پڑھتے بھی جاتے تھے۔ اور آپ کی عادت تھی کہ جب آپ اپنے طور پر پڑھتے تھے۔ تو آپ کے ہونٹوں سے گنگنانے کی آواز آتی تھی۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۲۰' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

ایک مکمل پاگل کی مکمل نشانیاں موجود ہیں (مولف)

عقل کا نوحہ: ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گرگابی ہدیتہ" لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے۔ اس طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۵۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

تم عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے\
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے (مولف)

○ حاضر دماغی: "بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جا رہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے جتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۷۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

کیونکہ خود بھی ذہنی طور پر غائب رہتا تھا (مولف)

گڑ اور وٹوانیاں: "آپ کو (یعنی مرزا قادیانی) کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے"۔ (مرزا قادیانی کے حالات زندگی مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی تتمہ براہین احمدیہ جلد اول ص ۶۷)

اور یہ بات ضرب المثل کی طرح مشہور تھی کہ مرزا گڑ سے استنجا کر لیتا ہے اور وٹوانیاں منہ میں ڈال لیتا ہے (مولف)

○ **بٹن اور کاج:** بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے۔ بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے"۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۲۶ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

دماغ کے بٹن بھی ایسے ہی لگے ہوئے تھے (مولف)

○ **یادداشت:** "بیان کیا مجھ سے مولوی ذوالفقار علی خان صاحب نے کہ جن دنوں میں گورداسپور میں کرم دین کا مقدمہ تھا ایک دن حضرت صاحب کچہری کی طرف تشریف لے جانے لگے اور حسب معمول پہلے دعا کے لیے اس کمرہ میں گئے جو اس غرض کے لیے پہلے مخصوص کر لیا تھا۔ میں اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ باہر انتظار میں کھڑے تھے اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس وقت حضرت صاحب کی چھڑی تھی۔ حضرت صاحب دعا کر کے باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی۔ حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھا اور فرمایا کس کی چھڑی ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہی کی ہے جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا میں تو سمجھا تھا کہ یہ میری نہیں ہے۔ خان صاحب کہتے ہیں کہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی"۔ (سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۲۴۵، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

کیسے بدنصیب ہیں وہ جو اسے رہنما مانتے ہیں (مولف)

○ **ہنرمندی:** "ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کے ذبح کرنے کی ضرورت

پیش آئی۔ اور اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہ تھا۔ اس لیے حضرت صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے۔ مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون گیا"۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۴، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

کاش چھری اپنی گردن پہ پھیر لیتا (مولف)

○ **ضعف دماغ:** میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہو گئی۔ ابھی ریزش کا نہایت زور ہے۔ دماغ بہت ضعیف ہو گیا ہے۔ آپ کے دوست ٹھاکر رام کے لیے ایک دن بھی توجہ کرنے کے لیے مجھے نہیں ملا۔ صحت کا منتظر ہوں۔

جو کبھی نہ ہوئی (مولف)

والسلام

(خاکسار غلام احمد مورخہ یکم جنوری ۱۸۹۰ء) (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مولفہ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

جوں جوں ضعف دماغ بڑھتا گیا توں توں نبوت کا جنون بھی بڑھتا گیا (مولف)

○ **حافظہ کا ستیاناس:** مکرمی اخویم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

(خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی)

(مکتوب احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳، ص ۲۱، مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

تف ہے ان لوگوں پر جو اس تحریر کو پڑھ کر بھی تجھے نبی مانتے ہیں (مولف)

○ **مراق:** سیٹھ غلام نبی نے بذریعہ تحریر بیان کہا کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے تو حضور نے فرمایا۔ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے۔ (سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۳۰۴، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

لیکن مراق صرف جھوٹے نبیوں کے لیے ہوتا ہے (مولف)

○ **مراق:** مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اسباب کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوئے ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔ (رسالہ ریویو قادیان، ص ۱۰ بابت اگست ۱۹۲۶ء)

سارا فساد دماغ ہی کا تھا۔ دماغ درست ہو جاتا تو دعویٰ نبوت سے توبہ بھی کر لیتا (مولف)

○ **ہسٹریا:** ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا، ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم ص ۵۵، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

شیطان جب جسم میں داخل ہوتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ (مولف)

قادیانیو! یہ ہے تمہارے مرزا قادیانی کا دماغ ——— یہ ہے تمہارے مرزا قادیانی کا ذہن ——— یہ ہے تمہارے مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء ——— یہ ہے تمہارے مرزا قادیانی کی دماغی پرواز ——— مرزے کا دماغ عقل کا نوحہ ہے ——— مرزے کا ذہن خرد کا ماتم ہے ——— مرزے کی سوچ فہم و فراست کی موت ہے ——— اس کا حافظہ پاگل کا قہقہہ اور اس کی یادداشت پاگل کی چیخ ہے۔ اے گم کردہ راہ لوگو! اگر تم اپنی آنکھوں سے تعصب کی عینک اتار دو ——— اگر تم اپنے کانوں سے ہٹ دھرمی کی روئی نکال دو ——— اگر تم اپنے دماغوں کے قفل کھول دو ——— اگر تم اپنی سوچوں سے

شیطان کے پہرے ہٹالو۔۔۔۔۔ تو میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہوں گا۔

قادیانیو! بتاؤ

اگر تم وکیل ہو تو کیا تم ایسے شخص کو اپنا منشی رکھنا گوارا کرو گے؟
اگر تم ڈاکٹر ہو تو کیا تم ایسے بندے کو اپنا ڈسپنسر رکھنا قبول کرو گے؟
اگر تم افسر ہو تو کیا تم ایسے آدمی کو اپنا ڈرائیور رکھنا پسند کرو گے؟
اگر تم صاحب ثروت ہو تو کیا تم ایسے فرد کو اپنا باورچی رکھنا منظور کرو گے؟
اگر تم باپ ہو تو کیا ایسے انسان کو اپنے بچے کا استاد بننا مان لو گے؟
اگر تم محلے کی کمیٹی کے سربراہ ہو تو کیا تم ایسے شخص کو محلے کا چوکیدار بننا تسلیم کر لو گے؟

نہیں۔۔۔۔۔ قطعاً نہیں۔۔۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔۔۔ اس لیے کہ اگر تم اسے اپنا منشی رکھو گے تو یہ فاتر العقل سول کورٹ کا کیس ہائی کورٹ میں، ہائی کورٹ کا کیس سیشن کورٹ میں، سیشن کورٹ کا کیس سپریم کورٹ میں اور سپریم کورٹ کا کیس کسی مجسٹریٹ کی عدالت میں لگا دے گا۔

اگر تم اسے اپنا ڈسپنسر رکھو گے تو یہ مخبوط الحواس بخار کے مریض کو یرقان کی دوائی اور یرقان کے مریض کو بواسیر کی دوائی دے گا۔

اگر تم اس افیم خور کو اپنا ڈرائیور رکھو گے تو یہ جھومتا جھامتا، سوتا جاگتا بہت جلد عزرائیل سے آپ کی ملاقات بمعہ اہل و عیال کرا دے گا۔

اگر تم اس مراق زدہ کو اپنا باورچی رکھو گے تو یہ تمہیں نمکین زردہ، میٹھا پلاؤ، مرچوں والا حلوہ اور کبھی خوشی میں آکر گنڈیریاں کریلے بھی کھلائے گا۔ اگر تم اس بے وقوف کو اپنے بچے کا استاد بناؤ گے۔ تو یہ افیم کی ایک گولی خود اور ایک بچے کو کھلائے گا۔ دونوں راکٹ بن کر فضا میں اڑیں گے اور زمین پر بیٹھ کر آسمان کی باتیں کریں گے۔

اگر تم اسے اپنے محلے کا چوکیدار بناؤ گے۔۔۔۔۔ تو یہ دشمن فہم و دانش جو ساری زندگی اپنے جوتوں کی چوکیداری نہ کر سکا لوگوں کے مال کی خاک چوکیداری کرے گا۔

قادیانیو! تم اسے اپنا منشی بنانا قبول نہیں کرتے ----- اسے باورچی رکھنا بھی منظور نہیں کرتے ----- اسے اپنے بچے کا استاد بھی نہیں مانتے ----- اسے اپنا ڈرائیور بنانا بھی گوارا نہیں کرتے ----- اسے ڈسپنسر رکھنے کے لیے بھی تیار نہیں ----- اسے چوکیدار رکھنا بھی تسلیم نہیں کرتے -----!!!

لیکن ----- ہائے تمہارا انتخاب ----- تم نے اسے نبی مان لیا ----- اپنا راہنما مان لیا ----- مرزے کو نبی ماننا عقل کی توہین ہے ----- اور تم اس دنیا میں سب سے بڑے فاترالعقل ہو -----

قادیانیو! خاتم النبیین جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد جو بدبخت کسی نئے نبی کی تلاش میں نکلتا ہے تو شیطان اس کا رابطہ فوراً مرزا قادیانی سے کرا دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس بدبخت پر مہریں لگ جاتی ہیں۔ وہ آنکھیں تو رکھتا ہے۔ مگر دیکھتا نہیں ----- اس کے پاس کان تو ہوتے ہیں لیکن وہ سنتا نہیں ----- اس کا دماغ تو ہوتا ہے مگر سوچتا نہیں ----- قدرت اسے یہ سزا انکار ختم نبوت کی وجہ سے دیتی ہے ----- کیونکہ انکار ختم نبوت انکار قرآن ہے ----- انکار ختم نبوت انکار احادیث ہے ----- انکار ختم نبوت انکار کتب سماوی ہے ----- انکار ختم نبوت اللہ کی حقانیت پر ہزیان ہے ----- اور انکار ختم نبوت رسول اللہ پر بہتان ہے -----!!!

دیکھو گے برا حال محمدؐ کے عدو کا
منہ پر ہی گرا جس نے چاند پہ تھوکا